ہر انگریزی ماہ کی ۶-۱۳-۲۰-۲۷ تاریخ کو قادیان سے نکلتا ہے،

ایل نمبر ۲۲۹۶،

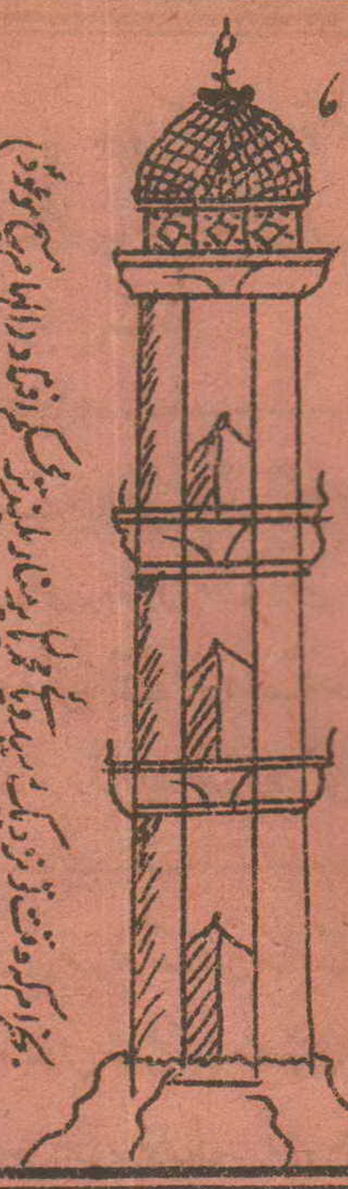

بخدمت مکرم دفتر ڈاک خانہ دالہا (جہاں موجود)

فاروق قادیان

ایڈیٹر میر قاسم علی احمدی

قیمت فی پرچہ ۱

اخبار ہذا ہر پانچ روپیہ (۵ر) ۔ سالانہ ۔ ۱۰ر

ششماہی ۔ ۶ر

سہ ماہی ۔ ۳ر

جلد (۱۳) قادیان مورخہ ۲۷ر جون ۱۹۲۸ء مطابق ۸ر محرم ۱۳۴۷ھ نمبر (۱۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دارالامان کی خبریں

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ ۱۲ر جون کو ڈلہوزی تشریف لے گئے۔ مقامی امیر جماعت حضرت میر زا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ کو مقرر فرمایا۔ حضور کو خط وغیرہ بھیجنے کا پتہ معرفت پوسٹماسٹر ڈلہوزی ہے۔

(۲) آجکل آندھیوں کی وہ کثرت ہے۔ کہ قریباً ہر روز بعد عصر اور رات کو بھی سخت زور سے آندھی آتی ہے۔ خدا کا احسان ہے۔ کہ گو بظاہر وہ طوفان باد اور اس کے ساتھ رعد و برق کی دل ہلا دینے والی کڑک و چمک بھی ہوتی ہے لیکن اس وقت تک کوئی نقصان جان و مال نہیں ہوا۔ جیسا کہ بعض علاقوں میں ہو رہا ہے۔ الحمد للہ علیٰ فضلہ۔

(۳) فاروق کے جن سابقہ خریداران کو میں نے اس امید پر کہ وہ ضرور فاروق کو خریدیں گے۔ درج رجسٹر کر کے ان کے نام فاروق جاری کیا تھا۔ اب ان کے نام باوجود تین بار پہلے یہ اطلاع دے دینے کے کہ جون کا پرچہ وی پی ارسال ہوگا۔ وصول کر لیں۔ دو سو کے نام وی پی بھیجے تھے۔ جن میں سے ۹۵ خریداران نے وی پی واپس کئے۔ گویا نصف نے وصول فرمائے جن کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

اب سو کے قریب خریدار کم ہو گئے۔ اس کا اندازہ ناظرین خود فرمالیں کہ کس طرح فاروق چلے گا۔ یہ اتنی کم خریداری ہے۔ کہ شاید ہی دنیا میں کسی قومی پرچہ کی یہ حالت ہوگی۔ کیا آپ کو اس کا کچھ درد محسوس ہوتا ہے یا نہیں؟ اگر ہوتا ہے تو ہمت کریں۔ اور یہ سو خریدار تو پورا کر دیں۔ اور دعا کریں۔ کہ فاروق اپنے پاؤں پر کھڑا ہو جائے۔ ورنہ انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھیں۔

میں نے صرف پانچسو خریداروں کیواسطے احباب سے بار بار درخواست کی تھی۔ جن میں سے اب نئے اور پرانے خریدار ملا کر صرف تین سو خریدار ہیں دو سو خریدار اگر آپ پورے کر دیں تو فاروق آپکا شکر گذار ہوگا ورنہ ضمحل ہی

صداقتِ احمدیت

احمدی تو اس زمانے میں خدا کا ہے نشان ؛
ہے سراپا مظہر شانِ خدائے دو جہان ؛

تیری ہر حرکت میں نصرت حق کی ہوتی ہے عیاں
کامیابی پر تری حیران ہے سارا جہان

اپنی غفلت دیکھ تو دنیا کی حیرانی کو دیکھ
فضل رب کو دیکھ تو اپنی تن آسانی کو دیکھ

تیرا مولد قادیان اک گاؤں ہے پنجاب میں
اس کی اس شہرت کا تھا کس کو گماں بھی خواب میں

تھا مقدر خاصیت کندن کی ہو سیماب میں
جلوۂ خورشید دنیا دیکھ لے مہتاب میں

جلوہ فرما ہو گیا موعود کل ادیان کا،
معجزہ دنیا میں پھر ظاہر ہوا قرآن کا،

"و کثرت اعداء ملت قلت انصار دیں"
صدق دین مصطفےٰ پر تھا یہ بیم جاں گزیں

بندۂ اوہام تھے اسلام کے رکن نہ کہیں،

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حملۂ اغیار سے تھا قلب مسلم شرمگیں
اک صدائے عام تھی اسلام پھیلا جبر سے
شوخیاں اغیار کی گذریں نہ تھیں باہر صبر سے
قلبِ مضطر کی صدا آخر تو مولیٰ نے سُنی
ہو یکایک غیرتِ حق میں بھی جنبش سی ہوئی
اس فضائے دہر میں ہاں بچھ گئی چادر نئی
عرش سے فرشِ زمیں تک ایک قرنا پھنک گئی
آسماں پر شور تھا فخرِ عجم پیدا ہوا
جندا دنیا میں سلطان القلم پیدا ہوا
مہدیٔ صاحبقراں پیدا ہوئے صلِّ علےٰ
چارہ سازِ بیکساں پیدا ہوئے صلِّ علےٰ
دینِ برحق کے نشان پیدا ہوئے صلِّ علےٰ
جانشینِ مرسلاں پیدا ہوئے صلِّ علےٰ
پھر صدائے صور سے عالم تہ و بالا ہوا،
سارے دینوں میں فقط اسلام پھر بالا ہوا،
معترض تھے دہریئے کیسے خدا کے کام پر
لب کشائی کر رہے تھے آریہ اسلام پر
منکرِ دیں کہتے تھے کیا ہے دلیل الہام پر
عالموں کا تھا مدارِ دیں فقط اوہام پر
کاشفِ اسرارِ حق اور حاملِ شرعِ متین
دینِ کامل پر ہے آیا بنکے برہان المبین
اپنے مذہب کی صداقت کا تنہا ہر اک مدعی،
دے رہا تھا صدقِ دعویٰ پر دلائل خارجی
سُن کے یہ جوشِ بتاں بہوت تھے سب ہولوی،
حضرتِ مہدی نے آکر دشت پر آواز دی،
وائے ناکامی کہ مذہب آج یوں تاراج ہو
وحیِ حق ہو اور دلائل میں تری محتاج ہو
ہے شرف قرآں کو دعویٰ پہ دیتا ہے دلیل
یہ نہیں دعویٰ خدا کا ہو اور انساں ہو وکیل
عجز ہو یہ ہاں میں خالق کی یہ شانِ جلیل
مدعی خود کر رہا ہے اپنے دعوے کو ذلیل
جدتِ علم بیاں یہ طرزِ استدلال ہے
دشمنِ اسلام اس کے سامنے پامال ہے

کرمی ایڈیٹر صاحب فاروق۔ السلام علیکم۔ دہلی کے ایک دوست نے مجھے مندرجہ بالا نظم لکھ کر دی تھی۔ جو بغرض اشاعت ارسال خدمت ہے۔ مجھے افسوس ہے۔ کہ اس مخلص نوجوان کا نام مجھے یاد نہیں رہا۔ میں ان کا تعارف ایک شعر سے کراتا ہوں۔ جو آپ نے عرصہ ہوا جلسہ سالانہ قادیان میں پڑھا تھا ؎

اِدھر بیاس تلک قادیان پھیلیگا!
اُدھر کہیں گے کہ لاہور کا نشان نہیں،

اگر آپ کو ان کا نام یاد ہو تو انکے نام پر شائع فرمادیں۔ ورنہ "ایک مخلص نوجوان از دھلی" کے نام پر ہی سہی۔

(عبدالاحد داتوی مولوی فاضل)

دُنیا کی خبریں

گورنر یوپی کی اچانک موت

نہایت افسوس ہے۔ کہ سر الیگزینڈر میڈیمین گورنر یوپی کا نینی تال میں حرکت قلب بند ہو جانے سے ۱۷ رجون کو یکایک انتقال ہوگیا۔ ہز ایکسلنسی کو چند روز سے اختلاج قلب کی شکایت تھی۔ اسیوجہ سے انہوں نے الموڑہ کا دورہ ملتوی کر دیا تھا۔ متوفی کو گورنری یوپی کا چارج لئے ہوئے صرف چار پانچ ماہ کا عرصہ ہوا تھا۔

وائسرائے نے ۱۷ رجون کو تار کے ذریعہ سے حکم بھیجکر نواب احمد سعید خان رئیس چھتاری کو عارضی طور پر صوبجات متحدہ آگرہ و اودھ کا گورنر بجائے سر الگزینڈر میڈیمین آنجہانی کے مقرر فرمایا۔ ابتدا حکومت انگریزی سے آج تک کوئی مسلمان (قائمقام ہی سہی) کسی صوبہ کا گورنر مقرر نہ ہوا تھا۔ بڑی خوشی کی بات ہے۔ کہ نواب احمد سعید خان رئیس چھتاری کی بے لاگ فرض منصبی کی ادائیگی نے وائسرائے کے دل میں اتنی وقعت پیدا کر دی۔ کہ وائسرائے نے ان کو فوراً صوبہ یوپی کا قائمقام گورنر عارضی طور پر مقرر فرمادیا۔ یہ پہلے مسلمان ہیں۔ جو اس جلیل القدر عہدے پر متمکن ہوئے۔ اس عارضی تقرر سے تمام ہندوستان کے مسلمانوں کو بے حد خوشی حاصل ہوئی۔ امید ہے۔ کہ کسی روز نواب صاحب مستقل طور سے کسی صوبہ کے گورنر مقرر ہو جائیں گے۔

گورنمنٹ پنجاب نے میانوالی۔ جھنگ۔ گوڑگانوا ڈیرہ غازیخان۔ کانگڑہ۔ شملہ۔ انبالہ۔ مظفر گڑھ اور حصار کو تلوار کے لائسنس سے بالکل مستثنےٰ کر دیا ہے اور باقی اضلاع کے لئے بھی بہت نرم شرائط مقرر کر دی گئی ہیں۔

ملک پور ضلع انبالہ میں عید بقر کے دن فساد کے متعلق پنجاب گورنر نے سرکاری اعلان شائع کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ اس موضع کے ۹۰۰ سو آدمیوں کی آبادی ہے جن میں ۶۰۰ سو مسلمان ہیں۔ اور ان کی ۹ سو ایکڑ زمین اس موضع میں ہے۔ اور ہندوؤں کی صرف ۱۷ ایکڑ زمین اس موضع میں ہے۔ مسلمانوں نے ڈپٹی کمشنر اور کمشنر سے ذبیحہ گاؤ کی اجازت لے لی تھی۔ ماہر کے دیہات کے ۵۰۰ ہندو اور سکھ ۱۲۰۰ مسلمان جمع ہوگئے۔ ہندو اور سکھ کہتے تھے۔ کہ مسلمان گائے ذبح نہ کریں۔ اور مسلمان کہتے تھے کہ ہم گائے ضرور ذبح کرینگے۔ ½ ۲ بجے سکھوں نے مسلمانوں پر یکایک حملہ کر دیا۔ پولیس نے فیر کیا۔ سکھ بھاگ نکلے۔ اب مسلمانوں نے انکا تعاقب کیا۔ اور پھر لڑائی ہونے لگی۔ صاحب سب ڈویژنل افسر نے دوبارہ فیر کرنیکا حکم دیدیا۔ اور پولیس نے فیر کر کے ہجوم کو منتشر کر دیا۔ گاؤں میں صرف عورتیں اور بچے ہی رہ گئے تھے۔ سکھوں نے گاؤں کو لوٹنا چاہا۔ سب ڈویژنل افسر نے اب تیسری بار ان سکھوں پر فیر کرنیکا حکم دیدیا۔ اسپر باہر کے تمام سکھ اور ہندو بھاگ گئے۔ ایک سکھ ہیڈ کنسٹیبل جو کہ سادہ کپڑوں میں تھا مارا گیا۔ پولیس نے کل ۴۱ فیر رونڈ فیر کئے۔ مقتولین میں چھ سکھ دو مسلمان ایک عیسائی اور ایک ہندو ہے۔ اور ۹ زخمی ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ اب وہاں امن و امان ہے۔

ڈربی سویپ کی گھوڑ دوڑ کا ایک انعام ½ ۲ لاکھ پونڈ کا مسٹر ابراہیم۔ داؤد۔ قاضی کی تین ماہ کی شیر خوار لڑکی کے نام نکلا۔ یہ ۳۳ لاکھ روپیہ اب اس لڑکی کی ملکیت ہو گئی:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

فاروق

قادیان دارالامان مورخہ ۲۷ جون سنہ ۱۹۲۸ء

احمدی مشن تبلیغ الحق

(از حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

مندرجہ ذیل اشتہار حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت امام حسین علیہ السلام کے متعلق اکتوبر ۱۹۰۵ء میں شائع کیا تھا۔ جو ناظرین فاروق کی آگاہی کے لئے نقل کیا جاتا ہے۔ (ایڈیٹر)

واضح ہو کہ کسی شخص کے ایک کارڈ کے ذریعہ سے مجھے اطلاع ملی ہے۔ کہ بعض نادان آدمی جو اپنے تئیں میری جماعت کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی نسبت یہ کلمات منہ پر لاتے ہیں کہ نعوذ باللہ حسین بوجہ اسکے کہ اُس نے خلیفہ وقت یعنی یزید سے بیعت نہیں کی باغی تھا۔ اور یزید حق پر تھا لعنت اللہ علی الکاذبین۔ مجھے اُمید نہیں کہ میری جماعت کے کسی راستباز کے منہ سے ایسے خبیث الفاظ نکلے ہوں۔ مگر ساتھ اس کے مجھے یہ بھی دل میں خیال گذرتا ہے۔ کہ چونکہ اکثر شیعہ نے اپنے ورد تبرے اور لعن وطعن میں مجھے بھی شریک کر لیا ہے۔ اسلئے کچھ تعجب نہیں کہ کسی نادان بے تمیز نے سفیہانہ بات کے جواب میں سفیہانہ بات کہدی ہو۔ بہرحال میں اس اشتہار کے ذریعہ سے اپنی جماعت کو اطلاع دیتا ہوں۔ کہ ہم اعتقاد رکھتے ہیں۔ کہ یزید ایک ناپاک طبع دنیا کا کیڑا اور ظالم تھا۔ اور جن معنوں کی رُو سے کسی کو مومن کہا جاتا ہے۔ وہ معنے اس میں موجود نہ تھے۔ مومن بننا کوئی امر سہل نہیں ہے۔ اللہ تعالےٰ ایسے شخصوں کی نسبت فرماتا ہے۔ قالت الاعراب اٰمنا قل لم تؤمنوا ولکن قولوا اسلمنا مومن وہ لوگ ہوتے ہیں۔ جن کے اعمال انکے ایمان پر گواہی دیتے ہیں۔ جن کے دل پر ایمان لکھا جاتا ہے۔ اور جو اپنے خدا اور اس کی رضا کو ہر ایک چیز پر مقدم کر لیتے ہیں۔ اور تقویٰ کی باریک اور تنگ راہوں کو خدا کے لئے اختیار کرتے اور اُس کی محبت میں محو ہو جاتے ہیں۔ اور ہر ایک چیز جو بُت کی طرح خدا سے روکتی ہے۔ خواہ وہ اخلاقی حالت ہو یا اعمال فاسقانہ ہوں۔ یا غفلت اور کسل ہو سب سے اپنے تئیں دُور تر لے جاتے ہیں۔ لیکن بدنصیب یزید کہ یہ باتیں کہاں حاصل تھیں۔ دنیا کی محبت نے اس کو اندھا کر دیا تھا۔ مگر حسین رضی اللہ عنہ ظاہر مطہر تھا۔ اور بلاشبہ وہ اُن برگزیدوں میں سے ہے۔ جن کو خدا تعالےٰ اپنے ہاتھ سے صاف کرتا اور اپنی محبت سے معمور کر دیتا ہے۔ اور بلاشبہ وہ سرداران بہشت میں سے ہے۔ اور ایک ذرہ کینہ رکھنا اُس سے موجب سلب ایمان ہے۔ اور اوس امام کی تقویٰ اور محبت الٰہی اور صبر اور استقامت اور زہد و عبادت ہمارے لئے اسوۂ حسنہ ہے اور ہم اس معصوم کی ہدایت کے اقتدا کرنے والے ہیں۔ جو اس کو ملی تھی۔ تباہ ہو گیا۔ وہ دل جو اُس کا دشمن ہے اور کامیاب ہو گیا وہ دل جو عملی رنگ میں اس کی محبت ظاہر کرتا ہے۔ اور اس کے ایمان اور اخلاق اور شجاعت اور تقویٰ اور استقامت اور محبت الٰہی کے تمام نقوش انعکاسی طور پر کامل پیروی کے ساتھ اپنے اندر لیتا ہے جیسا کہ ایک صاف آئینہ ایک خوبصورت انسان کا نقش۔ یہ لوگ دنیا کی آنکھوں سے پوشیدہ ہیں۔ کون جانتا ہے انکا قدر۔ مگر وہی جو ان میں سے ہیں۔ دنیا کی آنکھ انکو شناخت نہیں کر سکتی۔ کیونکہ وہ دنیا سے بہت دور ہیں۔ یہی وجہ حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کی تھی۔ کیونکہ وہ شناخت نہیں کیا گیا۔ دنیا نے کس پاک اور برگزیدہ سے اس کے زمانہ میں محبت کی تا حسین رضی اللہ عنہ سے یہی محبت کیجاتی۔ غرض یہ امر نہایت درجہ کی شقاوت اور بے ایمانی میں داخل ہے۔ کہ حسین رضی اللہ عنہ کی تحقیر کیجائے۔ اور جو شخص حسین رضی اللہ عنہ یا کسی اور بزرگ کی جو آئمہ مطہرین میں سے ہے۔ تحقیر کرتا ہے۔ یا کوئی کلمہ استخفاف کا اسکی نسبت اپنی زبان پر لاتا ہے۔ وہ اپنے ایمان کو ضائع کرتا ہے۔ کیونکہ اللہ جلشانہٗ اُس شخص کا دشمن ہو جاتا ہے۔ جو اس کے برگزیدوں اور پیاروں کا دشمن ہے۔ جو شخص مجھے بُرا کہتا ہے۔ یا لعن طعن کرتا ہے۔ اس کے عوض میں کسی برگزیدہ اور محبوب الٰہی کی نسبت شوخی کا لفظ زبان پر لانا سخت معصیت ہے ایسے موقع پر درگذر کرنا اور نادان دشمن کے حق میں دُعا کرنا بہتر ہے۔ کیونکہ اگر وہ لوگ مجھے جانتے کہ میں کس کی طرف سے ہوں۔ تو ہرگز بُرا نہ کہتے۔ وہ مجھے ایک دجّال اور مفتری خیال کرتے ہیں۔ میں نے جو کچھ اپنی نسبت دعویٰ کیا۔ اور جو کچھ اپنے مرتبہ کی نسبت کہا۔ وہ میں نے نہیں کہا بلکہ خدا نے کہا۔ پس مجھے کیا ضرورت ہے کہ ان بحثوں کو طول دوں۔ اگر میں درحقیقت میں اپنے ان مراتب کے بیان کرنے میں جو میں خدا کی وحی کیطرف انکو منسوب کرتا ہوں۔ کاذب اور مفتری ہوں۔ تو میرے ساتھ اس دنیا اور آخرت میں خدا کا وہ معاملہ ہوگا۔ جو کاذبوں اور مفتریوں سے ہوا کرتا ہے۔ کیونکہ محبوب اور مردود یکساں نہیں ہوا کرتے۔ اے عزیزو! صبر کرو کہ آخر وہ امر جو مخفی ہے۔ کھل جائیگا۔ خدا جانتا ہے۔ کہ میں اُس کی طرف سے ہوں اور وقت پر آیا ہوں۔ مگر وہ دل جو سخت ہو گئے۔ اور وہ آنکھیں جو بند ہو گئیں۔ میں ان کا کیا علاج کر سکتا ہوں۔ خدا میری نسبت اشارہ کر کے فرماتا ہے۔ کہ

"دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا" پس جبکہ خدا نے اپنے ذمہ لیا ہے۔ کہ وہ زور آور حملوں سے میری سچائی ظاہر کرے گا۔ تو اس صورت میں کیا ضرورت ہے۔ کہ کوئی شخص میری جماعت میں سے خدا کا کام اپنے گلے ڈالکر میرے مخالفوں پر ناجائز حملے شروع کرے۔ نرمی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کرو۔ اور دعا میں لگے رہو۔ اور سچی توبہ کو اپنا شفیع ٹھہراؤ اور زمین پر آہستگی سے چلو۔ خدا کسی قوم کا رشتہ دار نہیں ہے۔ اگر تم نے اس کی جماعت کہلا کر تقوے اور طہارت کو اختیار نہ کیا۔ اور تمہارے دلوں میں خوف اور خشیت پیدا نہ ہوا تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہیں مخالفوں سے پہلے ہلاک کر یگا۔ کیونکہ تمہاری آنکھ کھولی گئی۔ اور پھر بھی تم سو گئے۔ اور یہ مت خیال کرو۔ کہ خدا کو تمہاری کچھ حاجت ہے۔ اگر تم اُس کے حکموں پر نہیں چلو گے۔ اگر تم اس کے حدود کی عزت نہیں کرو گے۔ تو وہ تمہیں ہلاک کریگا۔ اور ایک اور قوم تمہارے عوض میں لائیگا۔ جو اُس کے حکموں پر چلے گی اور میرے آنے کی غرض صرف یہی نہیں کہ میں ظاہر کروں۔ کہ حضرت عیسٰے علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں۔ یہ تو مسلمانوں کے دلوں پر سے ایک روک سا اُٹھانا اور سچا واقعہ ان پر ظاہر کرنا ہے۔ بلکہ میرے آنے کی اصل غرض یہ ہے۔ کہ تا مسلمان خالص توحید پر قائم ہو جائیں اور ان کو خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا ہو جائے اور ان کی نمازیں اور عبادتیں ذوق اور احسان سے ظاہر ہوں اور ان کے اندر سے ہر ایک قسم کا گند نکل جائے۔ اور اگر مخالف سمجھتے تو عقائد کے بارہ میں مجھ میں اور انہیں کچھ بڑا اختلاف نہ تھا۔ مثلاً وہ کہتے ہیں۔ کہ عیسٰے علیہ السلام مع جسم آسمان پر اُٹھائے گئے۔ سو میں بھی قائل ہوں۔ کہ جیسا کہ آیت انی متوفیک ورافعک الیّ کا منشاء ہے بے شک حضرت عیسٰے بعد وفات مع جسم آسمان پر اُٹھائے گئے۔ صرف فرق یہ ہے۔ کہ وہ جسم عنصری نہ تھا۔ بلکہ ایک نورانی جسم تھا جو انکو اسی طرح خدا کی طرف سے ملا۔ جیسا آدمؑ اور ابراہیمؑ اور موسٰےؑ اور داؤدؑ اور یحییٰؑ اور ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور دوسرے انبیاء کو ملا تھا۔ ایسا ہی ہم عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ وہ ضرور دنیا میں دوبارہ آنے والے تھے۔ جیسا کہ آ گئے۔ صرف فرق یہ ہے کہ جیسا کہ قدیم سے سنت اللہ ہے۔ اُنکا آنا صرف بروزی طور پر ہوا۔ جیسا کہ الیاسؑ نبی دوبارہ دنیا میں بروزی طور پر آیا تھا۔ میں سوچنا چاہیئے۔ کہ اس قلیل اختلاف کی وجہ سے جو ضرور ہونا چاہیئے تھا۔ اس قدر شور مچانا کس قدر تقویٰ سے دُور ہے۔ آخر جو شخص خدا تعالےٰ کی طرف سے حَکَم بنکر آیا ضرور تھا۔ کہ جیسا کہ لفظ حَکَم کا مفہوم ہے۔ کچھ غلطیاں اس قوم کی ظاہر کرتا جن کی طرف وہ بھیجا گیا ورنہ اس کا حَکَم کہلانا باطل ہوگا۔ اب زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ میں اپنے مخالفوں کو صرف یہ کہکر کہ اعملوا علےٰ مکانتکم انی عامل فسوف تعلمون اس اعلان کو ختم کرتا ہوں۔ والسّلام علےٰ من اتبع الھدیٰ۔ (۸ اکتوبر ۱۹۰۵ء)

نادان لوگ کہتے ہیں۔ کہ امام کی ضرورت کیا ہے سب لوگ نماز حج وغیرہ فرائض اپنی اپنی جگہ ادا کر رہے ہیں۔ مگر یہ لوگ جھوٹ کہتے ہیں۔ نبی زمانہ ان کے درمیان نہ اندرونی خوبیاں اور بیرونی۔ اللہ تعالیٰ نے جو انعمت علیہم میں ایسے لوگوں کا ذکر کیا۔ وہ انعامات ان کے درمیان کہاں پائے جاتے ہیں۔ یہ لوگ تو خود ہی تاریکی میں پڑے ہوئے ہیں۔ اخلاق خراب ہیں۔ اعمال خراب ہیں۔ ایمان نہیں۔ دین صرف ایک رسم رہ گیا ہے جس میں خالی استخوان ہے۔ اور مغز نہیں۔ بیرونی حملوں کا یہ حال ہے کہ کوئی خاندان ایسا نہیں جسمیں کوئی نہ کوئی مرتد نہ ہو گیا ہو وہ جو مسلمانوں کے گھر میں پیدا ہوئے تھے۔ اور جن کے کانوں میں لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کا کلمہ پڑھا گیا تھا اب کرجوں میں بیٹھ کر ایک خدا کے ساتھ دوسرے اور تیسرے خدا بناتے ہیں۔ اور مُردوں کی پرستش کرتے ہیں۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو (نعوذ باللہ) گالیاں دیتے ہیں۔ اسلامی سلطنتوں کا یہ حال ہے۔ کہ سب سے زیادہ فخر سلطان روم پر کیا جاتا ہے۔ جو رات دن یورپ سلطنت سے خوف زدہ رہتا ہے۔ اور بمشکل اپنی زندگی کے دن کاٹ رہا ہے۔ وہ کونسی خوش قسمتی کی بات ہے۔ جو موجودہ مسلمانوں کے درمیان پائی جاتی ہے ہر پہلو سے ان کے حالات پر رونا آتا ہے۔ ایک اہل رائے انکے حال سے بالکل ناامیدی ظاہر کرتا ہے۔

(بدر ۲۰ جون ۱۹۰۶ء)

پیغامی مشن

غیر مبائعین سے یکصد مطالبات

مطالبہ نمبر ۴۸

جناب مولوی محمد علی صاحب اپنی کتاب النبوۃ فی الاسلام کے صفحہ ۵۴ پر تحریر فرماتے ہیں۔ کہ "صاحب وحی نبوۃ مطاع ہوتا ہے۔ مطیع نہیں ہوتا" جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ چونکہ اپنے آپ کو آنحضرتؐ کا خادم اور مطیع بیان کرتے تھے۔ اس لئے آپ نبی نہیں!

اگر مولوی صاحب موصوف کا مندرجہ بالا اصول درست تسلیم کر لیا جائے۔ تو جناب مولوی صاحب حضرت ہارونؑ کے متعلق کیا کہیں گے۔ کیونکہ حضرت موسٰیؑ حضرت ہارونؑ کو فرماتے ہیں۔ کہ افعصیت امری (طٰہٰ ع ۵) کیا تو نے میرے حکم کی نافرمانی کی۔ اگر حضرت ہارونؑ حضرت موسٰےؑ کے مطیع اور وزیر نہ تھے۔ تو انہیں کوئی حق نہ تھا۔ کہ اس طرح کہتے۔ کہ تو نے میرے حکم کی نافرمانی کی۔ حکم افسر ہمیشہ اپنے مطیع و ماتحت کو دیا کرتا ہے کبھی ایسا نہیں ہوا کہ ایک دانا شخص دوسرے پر خواہ مخواہ کی حکومت جتائے۔

علاوہ ازیں رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ لو کان موسٰی و عیسٰے حیین لما وسعھما الا اتباعی (الیواقیت والجواہر) کہ اگر حضرت موسٰےؑ و عیسٰےؑ زندہ ہوتے تو انہیں سوائے میری اطاعت کے کوئی چارہ نہ ہوتا۔ اگر نبی دوسرے نبی کا مطیع نہیں ہو سکتا۔ تو آنحضرتؐ کی کلام اس صورت میں درست نہیں ٹھہرتی۔ بلکہ اس صورت میں آپکو یہ کہنا چاہیئے تھا۔ کہ اگر حضرت عیسٰےؑ و موسٰےؑ زندہ ہوتے بھی تو وہ ہرگز میری اطاعت نہ کرتے۔ کیونکہ ایک نبی دوسرے نبی کا مطیع نہیں ہوتا۔ لیکن آپ کا اس کے خلاف بیان فرمانا ظاہر کرتا ہے۔ کہ ایک نبی دوسرے نبی کا مطیع ہو سکتا ہے!

کیا غیر مبائعین حضرات کے پاس اس بات کا کوئی جواب ہے۔ فاتوا ان کنتم صٰدقین ؕ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مطالبہ نمبر ۴۹

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے ایک مکتوب میں جو آپ نے جناب خواجہ غلام فرید صاحب کی طرف بھیجا۔ اور جو سراج منیر کے آخر میں درج ہے۔ صفحہ ۱ پر فرماتے ہیں۔

"پس ہر کہ مرامی پذیرد فرشتہ است نہ انسان و ہر کہ سر مے پیچد ابلیس است نہ آدمی این قول خدا گفتہ نہ من" یعنے جو شخص مجھے قبول کرتا ہے۔ وہ انسان نہیں بلکہ فرشتہ ہے۔ اور جو مجھے نہیں مانتا ابلیس ہے نہ آدمی۔ اور یہ بات خدا نے کہی ہے۔ نہ میں نے۔

کیا اس صریح فرمان خدا کے ہوتے ہوئے کوئی احمدی اس بات کو برداشت کر سکتا ہے کہ "ابلیس" کے پیچھے نماز پڑھے اور "ابلیس" کو اپنی لڑکی دے یا غیر مبائع دوستو آپ کے قدم کس طرف جا رہے ہیں۔ ذرا سوچکر جواب دینا!

مطالبہ نمبر ۵۰

جناب مولوی محمد علی صاحب اپنی کتاب النبوۃ فی الاسلام کے صفحہ ۹۳ پر فرماتے ہیں۔ کہ

"یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ مبشرات اصل نبوت سے خارج ہیں۔ ہاں اکثر حالات میں اس کے لازم ہیں۔ ان کا دروازہ بعد انقطاع نبوۃ بھی کھلا ہے۔ اگر مبشرات اصل نبوۃ میں شامل ہوتے۔ تو قرآن کے ساتھ ان کا دروازہ بھی بند ہو جاتا۔ یہی مذہب اہل تحقیق کا ہے"

مگر حضرت اقدس توضیح مرام صفحہ ۱ پر فرماتے ہیں۔

لم یبق من النبوۃ الا المبشرات ای لم یبق من انواع النبوۃ الا نوع واحد وھی المبشرات" نہیں باقی رہا نبوۃ سے مگر مبشرات یعنی نہیں باقی رہی انواع نبوت سے مگر ایک نوع اور وہ یا قیماندہ نوع مبشرات ہیں۔

حضرت اقدس تو مبشرات کو نبوۃ میں داخل فرماتے ہیں۔ اور انہیں اقسام نبوۃ سے ایک قسم قرار دیتے ہیں مگر مولانا فرماتے ہیں۔ کہ مبشرات اصل نبوۃ سے خارج ہیں" کیا اس اختلاف اور تفسیر بالرائے کے کوئی وجہ قرار دی جا سکتی ہے؟ اگر ہے تو بیان فرمایئے!

مطالبہ نمبر ۵۱

جب آپ یہ تسلیم کرتے ہیں کہ سلسلہ نبوۃ آنحضرت صلعم تک ہمیشہ ہمیش چلا آیا ہے۔ اور یہ چشمہ فیض حضرت آدم صفی اللہ سے لیکر آنحضرت صلعم کی بعثت تک ایک کثیر تعداد انبیاء کو اپنے زلال مقطر سے سیراب کرتا رہا ہے۔ تو کیا وجہ ہے کہ اس چشمہ فیض کو جو خدا تعالیٰ کی طرف سے جاری ہوا تھا۔ بعد تصور کیا جائے۔ اور کیوں نہ یہ کہا جائے۔ کہ جیسا ہمیشہ اللہ تعالیٰ اپنی سنت کے ماتحت شمع ہدایت سے لوگوں کو منور کرتا رہا۔ اب بھی کرتا ہے۔ اور یہ نعمت پیچھے نہیں رہ گئی۔ بلکہ اب بھی موجود ہے۔ جبکہ پہلی امتوں میں ہزارہا ایسے وجود پیدا ہوئے جن کو نبوت جیسے عظیم الشان خطاب سے سرفراز کیا گیا ہے۔ تو کیا وجہ ہے کہ خیر امۃ میں ایسے وجود مفقود مانے جائیں۔ کیا اس کا کوئی معقول جواب آپ دے سکتے ہیں؟

مطالبہ نمبر ۵۲

اللہ تعالیٰ اپنے پاک کلام کی سورہ آل عمران کے رکوع ۱۸ میں فرماتے ہیں۔ وما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء فآمنوا باللہ ورسلہ وان تؤمنوا وتتقوا فلکم اجر عظیم" اور اللہ نہیں اطلاع دیگا تمہیں غیب پر۔ مگر ہاں وہ چنتا ہے۔ اور چنتا رہے گا۔ اپنے رسولوں سے جس کو چاہے۔ سو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسولوں پر۔ اور اگر تم ایمان لائے۔ اور تقویٰ اختیار کیا۔ تو تمہارے لئے اجر عظیم ہے!

آیت مذکورہ میں اللہ تعالیٰ نے صاف طور پر فرما دیا ہے۔ کہ وہ رسول چنتا رہیگا۔ یہ نہیں فرمایا۔ کہ اب رسولوں کا چننا بند کر دیا گیا ہے۔ اور اب کوئی رسول نہ ہوگا۔ اس لئے جو مدعی رسالت ہو اسے نہ تسلیم کرنا بلکہ اس کے خلاف فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ رسول چنتا رہے گا۔ سو اللہ اور اس کے تمام رسولوں پر ایمان لانا جس سے کھلے طور پر ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلعم کے بعد رسول آسکتے ہیں۔ اور ان پر ایمان لانا فرض ہے۔ کیا کوئی غیر مبائع ایسا ہے۔ جو اسکا جواب دے؟

مطالبہ نمبر ۵۳

اللہ تعالیٰ نے سورہ اعراف میں آنحضرت صلعم سے لیکر قیامت تک کے لوگوں سے یہ وعدہ لیا ہے۔ کہ

یا بنی ادم اما یاتینکم رسل منکم یقصون علیکم ایاتی فمن اتقی واصلح فلا خوف علیھم ولا ھم یحزنون ۳۵ (اعراف ع ۴)

اے آدم زاد اگر تمہارے پاس تم میں سے رسول آئیں۔ جو تم پر میری آیات پڑھیں۔ تو جس نے تقویٰ اختیار کیا۔ اور اصلاح کی سو ایسے لوگوں پر کوئی خوف اور حزن نہ ہوگا۔ حضرت باری عزاسمہ کا عہد لینا کہ اگر میرے رسول تمہارے پاس آئیں۔ تو تمہیں ماننا ہوگا۔ اس حقیقت کو لشت از بام کر رہا ہے۔ کہ اس امت میں رسول آسکتے ہیں۔ اگر آنحضرت صلعم کے بعد کسی رسول نے نہیں آنا تھا۔ اور اس موہبت سے امت محمدیہ نے محروم ہی رہنا تھا۔ تو پھر مناسب تھا کہ یوں ارشاد ہوتا۔ کہ اے آدم زاد آئندہ تمہاری طرف کوئی رسول نہیں آئیگا۔ جتنے رسول ہمنے بھیجنے تھے۔ بھیج چکے آئندہ کے لئے ہم اس رحمت کے دروازے کو جو تمام امتوں پر کھلا رہا۔ امت محمدیہ کیلئے بند کرتے ہیں۔ لہذا اس میں کوئی رسول نہ آئیگا!

لیکن اس کے خلاف اللہ تعالیٰ کا عہد لینا کہ رسول آئے تو ماننا۔ صاف طور پر بتا رہا ہے۔ کہ اس رحمت سے خیر امت محروم نہیں۔ کیا آپ کے پاس اس کا کوئی جواب ہے؟

مطالبہ نمبر ۵۴

وما ارسلنا فی قریۃ من نبی الا اخذنا اھلھا بالبأساء والضراء لعلھم یضرعون ۴۲ (اعراف ع ۵)

اور نہیں بھیجا ہمنے کسی بستی میں کوئی نبی مگر ماخوذ کیا ہم نے بستی والوں کو مصائب و آلام سے تاکہ وہ تضرع اختیار کریں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ ہم نبی بھیجتے ہیں اور ساتھ ہی اس کے عذاب آتا ہے۔ ہمارے غیر مبائعین دوست جب اس بات کو مانتے ہیں۔ کہ زمانہ حال میں مسیح موعود علیہ السلام کے انکار کی وجہ سے عذاب نازل ہو رہا ہے۔ جیسے کہ حضرت بھی فرماتے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"کیوں غضب بھڑکا خدا کا مجھسے پوچھو غافلو
ہوگئے ہیں اس کا موجب میرے جھٹلانیکے دن"

تو کیا وجہ ہے۔ وہ حضورؑ کی نبوت سے انکار کرتے ہیں۔ جبکہ خدا فرماتا ہے۔ کہ نبی کے آنے سے عذاب آتا ہے؟

(خاکسار:۔ عبدالاحد مولوی فاضل قادیان)

"مکتوب امیر" پر ایک نظر

اخبار پیغام صلح مجریہ ۱۹ رجون ۱۹۲۸ء میں کسی صاحب نے جناب مولوی محمد علی صاحب سے نبوت مسیح موعودؑ علیہ السلام کے متعلق دو سوال کئے ہیں۔ جن کے جواب دیتے ہوئے مولوی صاحب لکھتے ہیں۔

"آپ نبی نہ تھے ولی تھے۔ مگر خدا نے مجازاً آپؑ کو نبی کا نام دیا۔ اور "محدثون" ہوا اسلئے فرمایا۔ کہ یہ اس حدیث کی طرف اشارہ ہے جس میں "عیسےٰ نبی اللہ" کے آنیکا ذکر ہے۔ پیشگوئی صرف آپ کے لئے تھی۔ اس لئے آپؑ ہی اس نام کے لئے مخصوص ہوئے"

(صفحہ اکالم ۳ الخ)

مولوی محمد علی صاحب کے مذکورہ بالا جواب سے تین باتیں معلوم ہوتی ہیں۔

پہلی۔ آپؑ ولی تھے۔ جیسے دیگر اولیاء امت ہوئے ہیں

دوسری۔ آپؑ نبی بالکل نہ تھے۔

تیسری۔ حضورؑ کا یہ فرمانا۔ کہ نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا ہوں۔ اس کا صرف اتنا مطلب ہے۔ کہ آپ کے لئے پیشگوئی تھی۔ کہ آنے والا نبی اللہ ہوگا۔

مولوی صاحب کے جواب کو پڑھ کر اس لئے لکھا ہے۔ تا اچھی طرح آپ کے ذہن نشین ہو جائے۔ کہ مولوی صاحب کے جواب کا کیا مفہوم ہے۔ نہ معلوم مولوی صاحب خود دھوکہ خوردہ ہیں۔ یا سائل کو دھوکہ دینے کی کوشش کی ہے۔ احباب حضرت اقدس کی وہ عبارت جس میں اپنے آپ کو نبوت سے مخصوص کیا ہے دیکھیں کہ حضورؑ نے اس کے کیا وجوہات لکھے ہیں۔ پھر آپ یقیناً کہہ اٹھیں گے۔ کہ جواب دینے میں ضرور دھوکہ سے کام لیا گیا ہے۔ وہ عبارت مندرجہ ذیل ہے۔ جو حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۱۹۳ پر مذکور ہے۔ حضور فرماتے ہیں "غرض اس حصہ کثیر وحی الٰہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں۔ اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت میں سے گذر چکے ہیں۔ ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔ اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔ کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اس میں شرط ہے۔ اور وہ شرط ان میں نہیں پائی جاتی۔ اور ضرور تھا۔ کہ ایسا ہوتا۔ تاکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئی صفائی سے پوری ہو جاتی۔ کیونکہ اگر دوسرے صلحاء جو مجھ سے پہلے گذر چکے ہیں۔ وہ بھی اس قدر مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ اور امور غیبیہ سے حصہ پا لیتے تو وہ نبی کہلانے کے مستحق ہو جاتے"

دیکھئے کیسے صاف اور صریح الفاظ میں حضورؑ اپنے نبی ہونے کو کثرت امور غیبیہ اور کثرت مکالمات و مخاطبات الٰہیہ سے مشروط قرار دیتے ہیں اور نیز فرماتے ہیں۔ کہ اگر دیگر اولیاء امت کو بھی اس قدر مکالمات و مخاطبات الٰہیہ سے حصہ ملتا تو ضرور وہ بھی نبی ہو جاتے۔

حضرت نے یہ کہیں نہیں فرمایا۔ کہ چونکہ پیشگوئی میں میرے لئے نبی اللہ کا لفظ آیا ہے۔ اس وجہ سے مجھے یہ خصوصیت حاصل ہے۔ بلکہ اصل بات جو عین نبوت ہے۔ اسے آپنے بیان فرما کر کہا کہ یہ بات دوسروں میں نہیں پائی جاتی۔ اور مجھ میں پائی جاتی ہے۔ اسلئے میں نبی اللہ اور اسی بنا پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی پیشگوئی فرمائی کہ آنے والا نبی اللہ ہوگا۔ ورنہ اس کے کیا معنے۔ کہ ایک شخص نبی نہیں۔ مگر سرکار دو جہان کے دربار سے پیشگوئی کی جاتی ہے۔ کہ آنیوالا نبی اللہ ہوگا۔ ذرا شرم کریں۔

اور سرور کونین کی طرف ایسی بات نہ منسوب کریں۔ جس سے نعوذ باللہ آپؐ کی تکذیب ہو۔

آپ نے اس خط میں ایک انوکھی بات اور کہی ہے۔ جو مولوی صاحب ہی سے مخصوص ہے۔ آپ کیا نرالے انداز میں جواب دیتے ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے۔ کہ "تیرہ سو سال میں نبی کا نام پانے کے لئے مخصوص کیا گیا ہوں۔ اس کا مفصل جواب توالنبوۃ فی الاسلام میں دیکھ لیں گے۔ ("یہ لیں گے" انوکھی طرز تحریر یہی آپ ہی کا حصہ ہے۔ عبدالاحد) مگر مختصراً یہاں لکھتا ہوں۔ نبی کا نام پانے کے لئے لکھا ہے نہ نبی بننے کے لئے"

یہ نبی کا نام پانا اور نبی بننا نہ معلوم ان میں کیا فرق ہے۔ کیا جو نبی کا نام پائے۔ وہ نبی نہیں بنتا۔ اور جو نبی بنے وہ نام نہیں پاتا۔ ان ہر دو امور میں کونسی نسبت ہے۔ بتائیں ہے تساوی ہے عموم و خصوص مطلق ہے۔ عموم و خصوص من وجہ ہے۔ کیا جناب مولوی صاحب اس امر پر روشنی ڈالیں گے۔

مگر جواب دیتے وقت حضرت اقدسؑ کی مندرجہ ذیل عبارت ضرور مدنظر رکھیں "یہ سب سے خدا نے مجھے مسیح موعودؑ اور مہدی موعود کا خطاب دیا ہے۔ میری نسبت جوش اور غضب ان لوگوں کا جو اپنے تئیں مسلمان قرار دیتے ہیں۔ اور مجھے کافر کہتے ہیں۔ انتہا تک پہونچ گیا ہے" (چشمہ معرفت صلے اشتہار ۱۵ رمئی ۱۹۰۸ء)

کیونکہ اس عبارت میں بھی صرف یہ لکھا ہے مجھے مہدی موعودؑ کا خطاب دیا گیا ہے۔ یہ نہیں لکھا کہ جب سے مجھے مہدی موعود بنایا گیا ہے۔

(خاکسار:۔ عبدالاحد مولوی فاضل قادیان)

خلافت محمود و مصلح موعودؑ } مولوی محمد علی صاحب امیر پیغام کے رسالہ "مصلح موعود" کا جواب ایڈیٹر فاروق کی قلم سے۔ جسکا مطالعہ ہر احمدی کو ضروری ہے۔ سابقہ قیمت ۸ رعال حہ محصول ڈاک ایک روپیہ۔

ازہاق الباطل } مولوی محمد علی صاحب امیر پیغام کے عقائد باطلہ کا رد اور انکے سابقہ عقائد کا حال کے عقائد سے مقابلہ قابل دید اور لائق شنید ہی چند نسخے باقی ہیں۔ ۲ رکے ٹکٹ ڈاک بھیجکر دفتر فاروق قادیان سے طلب کریں۔ اور دونوں مندرجہ بالا کتابیں ایکروپیہ دو آنہ میں بذریعہ وی پی دفتر فاروق سے منگائیں۔ (مینجر فاروق)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غیر احمدی مشن

زمیندار کی مذبوحی حرکات

وکذالک جعلنا لکل نبی عدو اشیطن الانس والجن یوحی بعضھم الی بعض زخرف القول غرورا ولو شاء ربک ما فعلوہ فذرھم وما یفترون ۰

اللہ تعالےٰ کی قدیم سے یہ سنت چلی آئی ہے کہ جب بھی کسی نبی کو مبعوث فرماتا ہے۔ تو لوگوں کو اس کی مخالفت پر لگا دیتا ہے۔ وہ خوب لچھے دار باتیں بنا بنا کر خلق خدا کو اس پاک وجود سے محروم رکھنے کی پوری کوشش کرتے ہیں۔ مگر اللہ تعالےٰ ان کی تمام تر کوششوں کو خاک میں ملا کر اپنے نبی کی صداقت کو چار چاند لگا دیتا ہے۔ اور چاروں طرف سے مذاہبوں کی ایک جماعت لاکر اس کے گرد جمع کر دیتا ہے۔ اس حالت اور ان کی بڑھتی ہوئی ترقی کو دیکھکر بعض اوقات معاندین حواس باختہ ہو کر ایسی باتیں کر جاتے ہیں جو ان کی اندرونی کدورت کو عریان کر کے حق پسندوں کے سامنے لاکر کھڑا کر دیتی ہیں۔ اسی سنت الٰہی کے ماتحت اس زمانہ میں جب اللہ تعالےٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے اپنے ایک نبی کو مبعوث فرمایا۔ تو منکرین نے ایڑی سے چوٹی تک کا زور اس کی مخالفت میں لگایا۔ اور ہر ایک منکی کھائی۔ مگر یہ کچھ ایسے خمیر سے تیار شدہ ہیں کہ ماننے میں ہی نہیں آتے۔ چنانچہ آجکل بھی باوجود ذلت پر ذلت اوٹھانے کے پھر بھی کبھی نہ کبھی اپنی مذبوحی حالت کے ماتحت اِدھر اُدھر ہاتھ مار کر اپنی بے بسی کا ثبوت دیتے رہتے ہیں۔ میرے سامنے اس وقت زمیندار کا ۲۳ اور ۲۴ مئی کا پرچہ پڑا ہے۔ جو یہ ثابت کر رہا ہے۔ کہ اس کے ایڈیٹر کی سلسلہ احمدیہ کی روز بروز ترقی کو دیکھ کر کیا ابتر اور گندی حالت ہو رہی ہے۔ وہ مرتا کیا نہ کرتا کی مثال کا مصداق بنا ہوا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی اور جماعت احمدیہ کو لوگوں کی نظروں میں حقیر بنانے کے لئے مذکورہ بالا آیت کا مصداق بنا ہوا کئی رنگوں سے لوگوں کو ہمارے خلاف ابھارنے کی کوشش کرتا رہتا ہے

کبھی تو بیغامیوں کی قے چاٹتا ہوا ایسی عبارتیں نقل کرتا ہے۔ جو ہمارے اور دیگر فرقہائے اسلام کے درمیان انکے نزدیک تنافر پیدا کرنے کا ذریعہ ہیں کبھی کہتا ہے۔ کہ یہ آنحضرت صلعم کی توہین کرتے ہیں۔ کبھی کہتا ہے۔ کہ یہ روپیہ جمع کرنا چاہتے ہیں۔ کبھی کہتا ہے۔ کہ قرآن کریم کی من مانی تفسیر کرتے ہیں۔ وغیرہ۔

پیشتر اس کے کہ میں مذکورہ امور پر روشنی ڈالوں۔ زمیندار کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ کہ وہ اچھی طرح سے سمجھ لے۔ کہ اب لوگ اس قدر نادان نہیں ہیں۔ کہ تمہارے فریب میں آجائیں گے۔ وہ کئی بار تیرے دھوکہ میں آکر اپنا مال ودولت۔ عزت وآبرو برباد کر چکے ہیں۔ تیرا ان کو بحث کرنا بھول نہیں گیا۔ ترک موالات کے کرتوے گھوٹٹ ان کے معدہ سے خارج نہیں ہوئے۔ اور ہندوؤں سے بربادکن اتحاد کی مرارات ان کی زبان سے تا حال دور نہیں ہوئی۔ وہ خوب جانتے ہیں۔ کہ مذکورہ معاملات میں احمدی ہی حق پر رہے۔ اور ان کی آواز ہی خدا کی آواز تھی۔ اس لئے اب جتنے چاہو ہاتھ پاؤں مارو۔ تمہارے بگاڑے سے وہ اب نہیں بگڑتے احمدیت کی آواز کو دنیا کی کوئی طاقت دبا نہیں سکتی۔ اس کی بڑھتی ہوئی ترقی کے سامنے کوئی پہاڑ حائل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ متمھا رب نسفا کا وعدہ ہمارے حق میں موجود ہے۔ جس کو ہر روز پورا ہوتا ہوا تو اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہے۔ آج مولوی محمد حسین بٹالوی کے پھیلے ہوئے ہاتھ کہاں ہیں۔ آہ! آج اس کا کوئی جانشین بھی نظر نہیں آتا۔ بہرحال میں اب مختصر جواب عرض کرتا ہوں۔

جوابات

اور یہ میں آپ کو بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ آپنے جو اعتراضات بھی حضرت خلیفۃ المسیح ثانی پر کئے ہیں۔ یہ محض قرآن سے نادا قفی کی بناء پر کئے ہیں۔ اگر کبھی آپنے ایک بار بھی قرآن کریم کو کسی ترجمہ والے قرآن سے دیکھ کر پڑھ لیا ہوتا تو ایسے اعتراضات آپ کبھی نہ کرتے۔ کیونکہ جن باتوں کو آپنے قابل اعتراض جانا ہے۔ اور جن امور سے آپنے یہ ثابت کرنا چاہا ہے۔ کہ وہ پہلے انبیاء علیہم السلام کی توہین کرتے ہیں۔ وہی امور قرآن کریم نظر استحسان سے دیکھتا ہے۔ بلکہ جو طریق بھی اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں کسی نبی کی صداقت کے ثابت کرنے کے لئے اختیار کیا ہے۔ وہی حضرت مسیح موعودؑ اور آپ کے خلفاء اور متبعین نے اختیار کیا ہے۔

اوّل:۔ آپ نے بعض عبارتیں نقل کر کے لوگوں کو ابھارنا اور ہمارے خلاف کرنا چاہا ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں انبیاء کی صداقت ثابت کرتا ہوا بیان فرماتا ہے۔ کہ لوگ ان کی مخالفت پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ اور جو دی اثر اور اپنے آپ کو دوسروں سے بڑا گردانتے ہیں۔ وہ لوگوں کو اِدھر اُدھر کی باتیں سنا کر نبی کا مخالف بنانا چاہتے ہیں۔ اور بظاہر وہ ایسی باتیں ہوتی ہیں۔ کہ کم فہم اور بے وقوفوں کی نظروں میں زخرف القول ہوتی ہیں۔ مگر اللہ فرماتا ہے۔ کہ اے نبی اور اس کی جماعت ان باتوں کی پرواہ مت کرو۔ اور وہ جو کرتے ہیں۔ اور جو جھوٹ بنا بنا کر لوگوں کو گمراہ کرنے کی یہ تیرے دشمن کوشش کرتے ہیں۔ انکو کرنے دو۔ یہ تیرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے کیونکہ ہمیشہ سے یہ لوگ ایسا ہی کرتے چلے آئے ہیں۔

چونکہ زمیندار صاحب نے بھی لوگوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخالف بنانے اور جھوٹ کو سجا کر زخرف القول بنا کر ایک نبی سے الگ کرنا چاہا ہے۔ اس لئے ہمیں تسلی ہے۔ کہ ہم سچے ہیں کیونکہ مخالفت ہمیشہ سچے نبی کے گروہ کی ہوا کرتی ہے۔

دوسرا اعتراض زمیندار صاحب نے یہ کیا ہے کہ خلیفہ قادیانی ہمیشہ اس تاک میں رہتے ہیں۔ کہ انہیں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت میں کوئی چیز مل سکے جسے وہ اپنے معترضین کے جواب میں بطور عذر گناہ پیش کر سکیں۔

یہ ایک ایسی اوچھی بات منہ سے نکالی ہے۔ کہ جس نے روز روشن کی طرح ثابت کر دیا ہے۔ کہ مدیر صاحب نے کبھی قرآن کریم کو پڑھا ہی نہیں۔ ورنہ کوئی وجہ نہ تھی کہ ایسی بیہودہ بات منہ سے نکالتے۔ مگر ہاں سچ ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اگر ایسا نہ کرتے۔ تو انی مھین من اراد اھانتک کا الہام کس طرح سچا ثابت ہوتا۔ آخر ان لوگوں کے ذریعہ ہی ایسے الہام پورے ہونے ضروری ہیں۔

مدیر صاحب کے خیال میں اگر کوئی نبی اپنی صداقت کے لئے کسی پہلے نبی کی سیرت کا حوالہ دے۔ تو وہ گویا عذر گناہ کی مثال کا مصداق ہوتا ہے۔ حالانکہ قرآن کریم نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو ثابت کرنے کے لئے بقول مدیر صاحب کئی بار عذر گناہ کی مثال کا انتخاب کیا ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر جو اعتراضات مخالفین نے کئے۔ ان کے جواب کے لئے بھی پہلے انبیاء کی سیرت میں کسی ایسی چیز کے مل جانیکی کوشش کی جو عذر گناہ کی مصداق ہو۔ (والعیاذ باللہ) کیا میں امید کر سکتا ہوں۔ کہ مدیر صاحب مفصلہ ذیل آیات کی روشنی میں اپنی جہالت کو معلوم کر کے حضرت صاحب کے حق بجانب ہونیکا اقرار کرینگے۔

(۱) ما یقال لک الا ما قد قیل للرسل من قبلک۔

اس آیت سے صاف ظاہر ہے۔ کہ قرآن کریم نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت کے لئے وہی طریق اختیار کیا ہے۔ کہ جس پر مدیر صاحب کو اعتراض ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اے نبی تو سچا نبی ہے۔ کیونکہ تجھ پر یہ منکرین وہی اعتراض کرتے ہیں جو انبیاء سابقین پر انکے زمانہ کے لوگ کر چکے ہیں۔ اگر ان اعتراضوں کے ہوتے ہوئے وہ انبیاء جھوٹے نہ تھے۔ تو "ظفر الحلت والدین" صاحب بتائیں کہ ویسے ہی اعتراضوں سے مرزا صاحب علیہ السلام کس طرح جھوٹے ہو سکتے ہیں۔

کیا میں مدیر صاحب سے امید کر سکتا ہوں کہ وہ اپنی الفاظ کا اعادہ قرآن کریم کے لئے بھی جائز قرار دینگے۔ کہ جن کو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے لئے استعمال کیا ہے۔ کیونکہ دونوں نے اپنی اپنی صداقت کے لئے پہلے انبیاء کی سیرت میں ہی کوئی چیز تلاش کی ہے۔ ..... جس کو اپنے معترضین کے جواب کے لئے پیش کیا ہے۔

(۲) آیت ثانی۔ فان کذبوک فقد کذب رسل من قبلک۔

یہ آیت بھی کسی تشریح کی محتاج نہیں صاف عیاں ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے بھی وہی طریق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا اختیار کیا ہے۔ کہ جس پر زمیندار صاحب کو اعتراض ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے معترضین کے جواب کے لئے پہلے انبیاء کی ہی سیرت کو پیش کیا ہے۔

(۳) تیسری آیت کذالک قال الذین من قبلھم مثل لھم تشابھت قلوبھم الخ

یہ آیت بھی صاف ہے۔ کہ اللہ فرماتا ہے کہ اے نبی ان خبیث الفطرت لوگوں نے بھی تیرے لئے وہ راہ اختیار کی ہے۔ جو انبیاء سابقین کے مخالفین راہ اختیار کرتے رہے ہیں۔ کیا مدیر صاحب یہ کہنے کو تیار ہیں کہ نعوذ باللہ اللہ تعالیٰ نے بھی عاجز آکر اپنے نبی کے معترضین کے جواب کے لئے پہلے نبیوں کی سیرت کو ہی تاکا ہے۔ اور عذر گناہ کی مثال کا نعوذ باللہ انتخاب کیا ہے۔ اگر ایسا کہنے کو مدیر صاحب تیار ہیں۔ تو کوئی معقول وجہ ہی بیان کر دیں۔

(۴) بل قالوا مثل ما قال الاولون ہ بجائے اس کے کہ میں اس آیت کا ترجمہ اور تشریح بیان کر دوں۔ اس کو مدیر صاحب پر چھوڑتا ہوا عرض کرتا ہوں۔ کہ وہ بتائیں کہ کیا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے جو یہ راہ اختیار کی تھی۔ کہ جو اعتراض ان پر یا حضرت مسیح موعودؑ پر معاندین کی طرف سے وارد کیا جائے۔ اس کے جواب کے لئے اپنے سے قبل کے انبیاء پر ویسا ہی اعتراض معاندین کی طرف سے دیکھا کر اپنی صداقت ثابت کریں۔ اس مذکورہ آیت کے عین مطابق نہیں ہے؟ جواب سوچ کر دینا۔

(۵) انا ارسلنا الیکم رسولاً شاھدا علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولاً ط

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلعم کو موسیٰ علیہ السلام کا مثیل اور ہمرنگ قرار دیکر ثابت کر دیا ہے۔ کہ بعض انبیاء بعض کے مشابہ ہوا کرتے ہیں۔ اور یہ تو بات ظاہر ہی ہے۔ کہ ایک نبی کو دوسرے کا مثیل ثابت کرتے وقت ضرور پہلے نبی کی سیرت کو ہی "تاکا" جائیگا۔ ورنہ مشابہت ثابت نہیں ہو سکتی۔ اور اگر ایک نبی دوسرے نبی کے مشابہ ہو سکتا ہے۔ تو ضرور ہے۔ کہ ایک نبی کا معاند و مخالف بھی دوسرے نبی کے معاند و مخالف کے ہمرنگ و مشابہ ہوں۔ تا نبی ہر پہلو سے سچا ثابت ہو۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو جب موسیٰ علیہ السلام سے مشابہت دی۔ تو آنحضرت صلعم کے زمانہ کے لوگوں کا ایک قول نقل کر کے ان کو معاندین موسیٰؑ ہی قرار دے دیا۔ گویا یہ لوگ جو آنحضرت صلعم کے زمانہ میں تھے یہ اعتراضات اور دشمنی میں موسیٰؑ کے معاندین سے ایسے مشابہ ہو گئے۔ کہ لفظ تشبیہ کو انکے لئے چھوڑ کر عین وہی لوگ کہا گیا۔ جیسا کہ فرمایا۔ فلما جاءھم الحق من عندنا قالوا لولا اوتی مثل ما اوتی موسیٰ اولم یکفروا بموسیٰ من قبل الخ۔ پس جب ان کے پاس ہماری طرف سے حق آیا تو انہوں نے اعتراض کیا۔ کہ کیوں آنحضرت صلعم کو وہ معجزات و آیات نہیں دیئے گئے۔ جو موسیٰؑ کو دیئے گئے تھے۔ (اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا) کیا ان خبیثوں نے موسیٰ علیہ السلام کا انکار کر کے اس کے معجزات کو جادو کہکر نہیں ٹال دیا تھا۔ آیت صاف ہے۔ تشریح کی ضرورت نہیں کہ رسول کریمؐ کے منکروں کو موسیٰؑ کے منکر کہا گیا ہے۔ اور اسی بات سے انکو ملزم قرار دیا گیا ہے۔ کہ انہوں نے ویسے ہی اعتراض آنحضرت صلعم پر کئے جو اعتراضات موسیٰؑ پر انکے زمانہ کے لوگوں نے کئے تھے۔ اور اس وقت موسیٰؑ باوجود ان اعتراضات کے سچے نبی تھے۔ اور منکرین نبی ظالم تھے۔ اسی طرح آج کے معترض بھی ظالم اور نبی سچا ہے۔

دوسرے مقام پر فرمایا۔ قل قد جاءکم رسل من قبلی بالبینٰت و بالذی قلتم فلم قتلتموھم ان کنتم صادقین ط

اس آیت میں دونوں امور حل کر دیئے گئے ہیں۔ ایک یہ کہ ایک نبی اپنی صداقت کے لئے ہمیشہ اپنے سے پہلے نبی کی سیرت کو ہی تاکا کرتا ہے۔ دوسرے یہ کہ بعد کے نبی کے منکر کو پہلے نبی کا ہی منکر قرار دیا جایا کرتا ہے۔

اب میں سمجھتا ہوں۔ کہ آپ کے مالیخولیا کا علاج ہو گیا ہو گا۔ اس لئے ایک سوال کرتا ہوں۔ سوچ کر جواب دینا۔

ہمارے سوال (۱) قرآن کریم سے آنحضرت صلعم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی صداقت کی کوئی ایسی دلیل پیش کرو۔ کہ جس کے لئے کسی پہلے نبی کی سیرت کو اللہ تعالےٰ نے "نہ تاکا" ہو؟

(ب) کوئی ایسا سچا نبی قرآن کریم سے ثابت کرو جس کی نہ تکذیب اس کے زمانہ کے لوگوں نے کی ہو اور نہ اس کی پورے زور سے مخالفت کی ہو۔ بلکہ اس کا دعوےٰ سنتے ہی سر آنکھوں پر بٹھالیا ہو؟ لیکن اسکا جواب دیتے وقت فان کذبوک فقد کذب رسل من قبلک۔ اور یا حسرۃ علی العباد مایأتیھم من رسول الا کانوا بہ یستہزؤن کو ملحوظ رکھ لیں۔

(ج) کوئی ایسا جھوٹا مدعی نبوت پیش کرو۔ کہ جسکی مخالفت کے لئے لوگوں نے زمین آسمان کو اپنے شور سے سر پر اٹھا لیا ہو۔ اور پھر باوجود لوگوں کی مخالفت کے اس کی جماعت نے ترقی کی ہو۔ اور اپنے مخالفین کو نیچا دکھایا ہو۔

مگر جواب دیتے وقت کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی۔ وانا جندنا لھم المنصورون کو ملحوظ رکھ لیا جاوے۔ (عبدالمعبود مولوی فاضل قادیان)

ترکِ بدی کوئی خوبی نہیں

حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے فرمایا۔ کہ صرف بدی کو ترک کرنا کوئی درجہ نہیں رکھتا۔ اس کے بالمقابل نیکی اختیار کرنی چاہیئے۔ ایک شخص کا ذکر ہے۔ کہ وہ ایک دوست کے ہاں دعوۃ کے واسطے گیا۔ اس دوست نے بہت پرتکلف دعوۃ پکائی۔ اور ہر طرح سے اس کی خاطر کی۔ جب وہ کھانے سے فارغ ہوا۔ تو کہنے لگا۔ آپ نے میرے واسطے بہت تکلیف اٹھائی اور عمدہ کھانا کھلایا۔ مگر میں نے بھی آپ پر ایک بڑا احسان کیا ہے میزبان نے کہا کہ آپ بیان فرمائیں۔ تاکہ میں اور بھی زیادہ آپکا ممنون احسان ہو جاؤں۔ تو اس نے کہا۔ کہ جب آپ گھر میں نہ تھے اور میں یہاں اکیلا تھا۔ اگر اس وقت میں آپ کے گھر کو آگ لگا دیتا۔ تو آپ کا کئی ہزار روپیہ کا مکان اور اسباب سب جل کر راکھ ہو جاتا۔

اس شخص نے ترکِ بدی پر فخر کیا۔ مگر ہر ایک شخص اس مثال سے سمجھ سکتا ہے۔ کہ صرف بدی کا ترک کر دینا کوئی بڑی عمدہ بات نہیں جب تک نیکی مقابل میں نہ کیجائے۔"

(بدر نمبر ۴ مورخہ ۲۶ جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

قائلین حیات مسیح ناصری پر عیسائیوں کے اعتراض

حضرت مسیح ناصریؑ کے متعلق اس وقت دو متضاد خیالات کے لوگ پائے جاتے ہیں۔ اور دونوں فریق اپنے آپ کو اسلام کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ اور حضور سرکار دو جہان حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کا دم بھرتے ہیں۔

ایک گروہ تو کہتا ہے۔ کہ جب حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم جیسا انسان دنیا سے اٹھ گیا۔ اور زیر زمین دفن کیا گیا۔ تو اور کوئی انسان ایسا ہو ہی نہیں سکتا۔ جو آسمان پر بجسد عنصری زندہ بیٹھا ہے۔ اور انکے سامنے اگر اس بات کو پیش کیا جائے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام زندہ بجسد عنصری آسمان پر بیٹھے ہیں تو وہ اس کلمہ کو برداشت نہیں کر سکتے۔ اور فوراً یہ کہہ اٹھتے ہیں ؎

غیرت کی جا ہے عیسےٰ زندہ ہو آسماں پر
مدفون ہو زمیں میں شاہِ جہاں ہمارا

اس کے برخلاف دوسرا گروہ یہ عقیدہ رکھتا ہے۔ کہ حضرت مسیح ناصری ۱۹ صدیوں سے بجسد عنصری آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ اور آخری زمانہ میں آسمان سے اتریں گے۔

میں اس وقت اس بحث میں نہیں پڑنا چاہتا کہ ہر دو فریق اپنے اثبات دعویٰ کے متعلق جو دلائل دیتے ہیں۔ وہ کس گروہ کے درست ہیں۔ اور کہاں تک بلکہ میری غرض صرف اتنی ہے۔ کہ قائلین حیات مسیح پر جو اعتراضات عیسائیوں کی طرف سے پیش کئے جاتے ہیں۔ وہ انکے سامنے پیش کروں۔ تا ادنہیں معلوم ہو۔ کہ انکے اس عقیدہ سے دنیا کیا نتیجہ نکالتی ہے۔ اور اسلام پر اس عقیدہ سے کیا زد پڑتی ہے اور آنحضرت صلعم کی شخصیت اس عقیدہ سے کسقدر خطرہ میں پڑ جاتی ہے۔

کرسچن بک سوسائٹی لدھیانہ نے ایک ٹریکٹ "حقائق قرآن" کے نام سے دس ہزار کی تعداد میں شائع کیا ہے۔ جسمیں قائلین حیات مسیح ناصری کے معتقدات کو مدنظر رکھ کر مصنف نے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور مسیح ناصری کا مقابلہ کیا ہے۔

مصنف رسالہ مذکور اپنے رسالہ کے صـ۲ الخ پر لکھتا ہے۔

"از روئے قرآن عیاں ہے۔ کہ جسوقت مسیح کو دشمنوں نے پکڑنا چاہا۔ آسمان سے فرشتے نازل ہوئے۔ اور اسے بجسم عنصری اٹھا کر آسمان پر لے گئے۔ اور اس طرح سے خدا نے اسے کفار ناہنجار سے محفوظ رکھا۔ لیکن جب مکہ میں دشمنوں نے محمد صاحب کا محاصرہ کیا۔ تو نہ کوئی فرشتہ ان کو بچانے آیا۔ اور نہ آسمان پر پہنچائے گئے۔ عام لوگوں کی طرح پیادہ چلکر دشت پر خار سے گذرتے ہوئے دشمنوں کی نظر سے پوشیدہ ہو کر ایک تیرہ و تار غار میں جا چھپے پھر وہاں سے بھاگ کر مدینہ میں انصار کی پناہ میں داخل ہوئے۔ کیا یہ زمین و آسمان کا فرق نہیں؟

دیگر انبیاء کو بھی اگر دشمنوں سے بچایا ہے۔ تو زمین ہی پر کسی کو بغرض حفاظت آسمان پر نہیں پہنچایا۔ اگر مسیح بھی ویسا ہی ہوتا جیسے وہ تھے۔ تو ان کی طرح زمین پر بچایا جا سکتا تھا۔ آسمانی حفاظت اس امر کی صاف دلیل ہے۔ کہ وہ تمام انبیاء و رسل سے نرالا اور افضل ہے۔ اگر محمد صاحب مسیحؑ کے ہم رتبہ ہوتے تو ضرور دشمنوں سے محصور ہونے کے موقع پر آسمان پر پہنچائے جاتے۔ اور زمین پر بھاگ بھاگ کر غاروں میں چھپنے کی ضرورت نہ ہوتی۔ ان حقایق سے بھی صاف

ط چونکہ قائلین حیات مسیح اپنے اس عقیدہ کو قرآن کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ اس لئے اس نے از روئے قرآن لکھا ہے۔ ورنہ قرآن سے یہ بات ثابت ہونی ناممکن ہے۔ اور نہ ہی وہ عبارت جو مصنف مذکور لکھتا ہے قرآن مجید میں کہیں پائی جاتی ہے۔ قرآن مجید میں تو مسیحؑ کے وفات پا جانے کا صریح اظہار کیا گیا ہے۔ منہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عیاں ہے۔ کہ مسیح محمدؐ صاحب سے افضل ہے اور اس فضیلت میں شک کی گنجائش نہیں"

اس کے آگے لکھتا ہے "مسیح آجتک بجسد عنصری آسمان پر رہنا اور حوائج بشری کا باوجود جسم بشری منفک ہونا یعنی خورد و نوش سے فارغ ہونا اور باوجود بشریت الآن کما کان کا مصداق بنے رہنا مسلمات اسلام سے ہے۔ برخلاف اس کے دیگر تمام نبی آدم کی نسبت قرآن میں یوں مرقوم ہے۔ فیہا تحیون وفیہا تموتون ومنہا تخرجون ۰ (سورۃ الاعراف رکوع ۳) الم نجعل الارض کفاتا احیاءً وامواتا۔ (سورۃ المرسلات رکوع ۱) یعنی بنی آدم کے واسطے قانون الٰہی یہ ہے۔ کہ ان کا پیدا ہونا اور مرنا جینا اور حشر نشر سب کچھ زمین ہی پر ہوگا۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ بشر زمین ہی پر رہ سکتا ہے۔ خواہ وہ رسول ہو یا نبی اگر کوئی شخص بشر کہلا کر بھی آسمان پر رہ سکے۔ تو ماننا پڑیگا۔ کہ وہ تمام بنی آدم سے نرالی بشریت رکھتا ہے۔ پھر تمام انبیاء کے حق میں مرقوم ہے۔ ما جعلنا ہم جسدًا لا یاکلون الطعام وما کانوا خٰلدین (سورۃ الانبیاء ع) یعنے ہمنے انکے جسم ایسے نہیں بنائے کہ کھانے پینے کے بغیر ہمیشہ زندہ رہ سکیں۔ پس جو کوئی باوجود جسد عنصری کھانے پینے کے بغیر زندہ رہ سکے۔ وہ تمام دیگر انبیاء سے نرالا اور افضل ہے۔ ورنہ اس آیت قرآنی کو غلط ماننا پڑے گا۔ مسیح جو قریبًا دو ہزار سال سے بے خورد و نوش آسمان پر زندہ ہے۔ وہ ان رسل و انبیاء میں شمار نہیں کیا جاسکتا۔ جن کی زندگی کا دارومدار کھانے پینے پر ہے۔ جبکہ محمدؐ صاحب ان اوصاف سے بالکل خالی ہیں۔ تو کیا یہ صاف ظاہر نہیں۔ کہ مسیحؑ انسے افضل و بدرجہا بہتر ہے"؟

اس کے آگے ۴۷ پر لکھتا ہے "تیرہ سو سال سے زیادہ کا عرصہ گذر چکا ہے۔ کہ محمدؐ صاحب نے تریسٹھ یا چوسٹھ سال کی عمر میں وفات پائی۔ اور دیگر مُردوں کی طرح دفن کئے گئے اور خاک میں ملگئے۔ لیکن مسیح دو ہزار سال سے بھی زیادہ عرصے سے آسمان پر زندہ ہے اور زندہ رہیگا۔ اور از روئے مسلمات اسلام پھر بنی آدم کی ہدایت و رہبری کے لئے نازل ہوگا۔ قرآن کہتا ہے ما یستوی الاحیاء والاموات (سورۃ فاطرؑ) یعنے زندہ اور مُردے برابر نہیں پس مسیح محمدؐ صاحب سے افضل ہے"

عیسائی صاحبان کے اس مقابلہ میں سب سے بڑی بات جس پر تمام اعتراضوں کا دارومدار ہے وہ حضرت مسیح ناصری کی حیات کا مسئلہ ہے۔ اگر اس کو اُڑا دیا جائے۔ تو مسیح کی کوئی خصوصیت نہیں رہتی۔

کیا قائلین حیات مسیح مسیحیوں کے ان وزنی اعتراضات کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے عقیدہ پر نظر ثانی کرینگے۔ یا انہیں یہ منظور ہے۔ کہ آنحضرت صلعم پر مسیح کو افضل قرار دیا جائے!

(خاکسار عبدالاحد داتوی مولوی فاضل قادیان)

سردار انبیاء فداہ ابی وامی
بے نظیر انکسار

تواضع زگردن فرازاں نکوست،
گدا گر تواضع کند خوئے اوست،

اگر ایسا شخص جسے تن ڈھکنے کو کپڑا اور کھانے کو خوراک رات بسر کرنے کو مکان تک میسر نہیں انکساری دکھائے۔ اور اس کی تعلیم دے تو اسمیں کوئی تعجب نہیں۔ کیونکہ اس کی حالت اس کو اس بات پر مجبور کرتی ہے

ہاں ایک فاتح ایک بادشاہ ایک قادر انسان سے اس صفت کا ظہور ہو تو واقعی یہ قابل تعریف امر ہے۔

حضور سرکار دو جہاںؐ کے دوسرے اخلاق فاضلہ میں جہاں یکتائی اور بے نظیری پائی جاتی ہے وہاں حضورؐ سے اس صفت کا ظہور بھی کچھ ایسے عجیب رنگ میں ہوا ہے۔ کہ ادیان مذاہب کی تاریخ میں اپنی نظیر آپ ہی ہے۔ اور یہ واقعہ ہوا اس وقت جب آپؐ ایک بارعب اور فاتح بادشاہ کی حیثیت میں تھے۔ مسیح کی طرح بے دست و پا و بے یار و مددگار نہ تھے۔

لباب الاخبار فی سیرۃ المختار کے صفحہ ۸۴ پر فتح مکہ کے واقعہ میں لکھا ہے۔ کہ جب آنحضرتؐ مکہ فتح کر چکے۔ اور لوگ اپنے بُتوں کے عجز سے صداقت اسلام پاکر آنحضرت صلعم کی بیعت کرنے لگے۔ تو ایک شخص آیا۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے رُعب و دبدبہ سے کانپ رہا تھا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جب اس پر نظر پڑی تو آپؐ نے اوسے مخاطب کرکے فرمایا "ھَوِّنْ عَلَیْکَ فَاِنِّیْ لَسْتُ بِمَلِکٍ اِنَّمَا اَنَا ابْنُ اِمْرَاَۃٍ مِنْ قُرَیْشٍ کَانَتْ تَاْکُلُ الْقَدِیْدَ" گھبراؤ نہیں۔ کیونکہ میں کوئی بادشاہ نہیں ہوں۔ جو سوکھے گوشت کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کھایا کرتی تھی۔ (صلے اللہ علیہ وسلم)

دیکھئے ایک شخص ایک ایسی جگہ میں جس سے اسے نکالا گیا۔ فاتحانہ حیثیت سے داخل ہوتا ہے۔ ظاہر بین اور سیاسی آدمی کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہاں اپنے رُعب اور دبدبے کو اور بڑھائے۔ مگر قربان جائیے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق فاضلہ کے کہ ایک شخص آپؐ کے خوف سے کانپ رہا ہے آپؐ اُسے برسر اجلاس فرماتے ہیں۔ کہ میں کوئی بادشاہ نہیں میں صرف قبیلہ قریش کی ایک عورت کا لڑکا ہوں۔ جو سوکھا گوشت کھایا کرتی تھی۔ کیا اس سے بڑھ کر انکسار کی مثال کہیں آپ نے دیکھی یا سُنی ہے۔

حضورؐ کے ان اخلاق کو ہی دیکھ کر ایک پاک دل انسان کہہ سکتا ہے۔ کہ یقیناً آپ کا ایک بہت بڑی ہستی سے تعلق تھا۔ جو سب سے بالا و برتر ہستی ہے۔ چنانچہ حضورؐ فرماتے ہیں ؎

نہ تربت کو میری بنانا صنم تم
نہ کرنا کوئی قبر پر سر کو خم تم
نہیں بندہ ہونے میں کچھ مجھ سے کم تم
کہ بیچارگی میں برابر ہیں ہم تم

مجھے دی ہے حق نے یہ اتنی بزرگی کہ بندہ بھی ہوں اسکا اور اُمتی بھی

(خاکسار عبدالاحد داتوی مولوی فاضل قادیان)

مختصر فہرست کتب فاروق بک ایجنسی قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلسلہ کی کتابیں

تبلیغ رسالت سوائے جلد پنجم و ششم کے جلد اوّل۔ دوم۔ سوم۔ چہارم۔ ہفتم۔ ہشتم۔ نہم۔ دہم۔ ان جلدوں میں حضرت مسیح موعودؑ کے نایاب اشتہارات ۱۲ ۱۸۷۸ء سے لے کر ۱۹۰۸ء تک جمع کر دیئے ہیں۔ قیمت فی جلد ۱۲ر

التنقید۔ مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی کے رسالہ قبر مسیح کا مسکت و دندان شکن جواب قیمت ۳ر

صادق کلمات۔ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے رسالہ ہفوات مرزا کا جواب لاجواب۔ قیمت ۴ر

فیصلہ الٰہی۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کا آخری فیصلہ اور اس کی اصل حقیقت کا انکشاف قیمت ۷ر

مرقع ثنائی۔ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کا وہ پرچہ اخبار جسمیں امرتسری نے مباہلہ سے انکار کیا تھا۔ قیمت ۴ر

فیصلہ خدائی بر مسلمات ثنائی۔ امرتسری کے مسلمات پر خدا نے جو آخری فیصلہ فرمایا۔ کہ ثناء اللہ زندہ رکھ کر حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کو ثابت کر دیا۔ اس کی مکمل بحث اور اس کے ساتھ حضرت اقدسؑ کے اصلی خط کا عکس اُتار کر شامل کیا گیا ہے۔ قیمت ۸ر

علماء خلف۔ ندوۃ العلماء نے علماء سلف نام سے ایک کتاب شائع کی جسمیں گذشتہ علماء کے اخلاق اور دینداری کے نمونے پیش کئے گئے تھے۔ خاکسار ایڈیٹر فاروق نے اس کتاب کا مصرع ثانی "علماء خلف کے نام سے لکھ کر موجودہ علماء کی بیدینی اور شرارتوں اور اخلاقوں کا صحیح فوٹو اُتار کر پیش کر کے دکھا دیا۔ کہ سلف جن کے وہ تھے خلف انکے یہ ہیں۔ عہ

ثنائی قرار اور مباہلہ سے انکار۔ حضرت اقدسؑ مسیح موعودؑ نے جب امرتسری کو مباہلہ کیلئے لکھا۔ امرتسری نے ہمیشہ انکار کیا اور فرار۔ اور کبھی اس فیصلہ کی طرف نہ آیا۔ اس رسالہ میں دلچسپ حالات ثناء اللہ صاحب کے ہیں۔ قیمت ۷ر

عشرہ سوالات کے جوابات غیر احمدیوں کے علماء نے جو سب سے بڑے دس سوالات ایسے کئے تھے جن کا جواب انکے خیال میں سلسلہ احمدیہ نہیں دیسکتا تھا۔ انکے مکمل مفصل اور مدلل ایسے جواب لکھے گئے ہیں۔ کہ انشاء اللہ قیامت تک نہ بھولیں گے۔ چند نسخے باقی ہیں۔ جلد منگائیے بہتر کتاب ہے۔ قیمت عہ ر

النبوۃ فی الالہام وفی الاحادیث دو حصہ قابل دید۔ قیمت ۱۳ر

ثنائی ہرزہ درائی۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کی وہ تمام گالیاں ردیف وار الف سے لیکر یے تک اس رسالہ میں جمع کر دی ہیں۔ جو ثناء اللہ نے حضرت مسیح موعودؑ اور حضرت خلیفہ اوّل رضؓ و دیگر اراکین جماعت کو اپنے اخبار اہلحدیث اور مرقع کی ذریعہ دیں ۵ر

چودھویں صدی کا یہودی۔ مولوی ثناء اللہ نے ایک رسالہ چودھویں صدی کا مسیح شائع کیا تھا۔ اس کے مقابلہ میں یہ رسالہ امرتسری کی شان میں لکھا گیا۔ قیمت ۵ر

احمدی نمبر اوّل۔ یہود و نصاریٰ کے ساتھ غیر احمدی علماء کی مماثلت حسب پیشگوئی آنحضرت صلعم ثابت کیگئی ہے۔ ۲ر

بحر حقیقت۔ محمد علی مونگیری علیہ ما علیہ کے مریدوں کے ایک رسالہ کا جو حضرت اقدسؑ کے خلاف شائع ہوا تھا تحقیقی جواب۔ قیمت ۴ر

تنقید صحیح۔ فرقہ بابیہ نے ایک رسالہ سلسلہ احمدیہ کے خلاف لکھ کر یہ ثابت کرنے کی بے سود کوشش کی تھی کہ مہدی و مسیح دو وجود ہیں۔ ایک علی محمد باب اور دوسرا بہاء اللہ اسکے جواب میں مولوی جلال الدین صاحب شمس مبلغ دمشق نے یہ لاجواب رسالہ لکھا ہے جس کی تردید بابیوں سے نہ ہو سکی بابی مذہب سے واقفیت حاصل کرنے کے لئے یہ رسالہ عجیب ہے۔ قیمت ۸ر

اذہاق الباطل۔ مولوی محمد علی صاحب امیر پیغام کے سابقہ عقائد جن میں حضرت مسیح موعودؑ کی نبوۃ و رسالت حقیقی کا اقرار ہے۔ قیمت ۲ر

ہدایات زرّیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ نے مبلغین اسلام و سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے جو مکمل ہدایات فرمائی ہیں۔ وہ اس میں درج کی گئی ہیں۔ ہر ایک احمدی کو جو شوق تبلیغ رکھتا ہے۔ اس ہدایت نامہ کا ہر وقت اپنی جیب میں رکھنا ضروری ہے۔ اور اس کے مطابق تبلیغ کرنے سے کبھی ناکامیابی نہیں ہوگی۔ حضور کی خواہش ہے کہ ہر ایک احمدی خواندہ اس پر عمل کرے۔ قیمت ۱۰ر

تصدیق کلام ربّانی۔ آریوں نے ایک رسالہ نہایت گندہ دو مسلمانی کے بانی کی کہانی" نام سے آنحضرت صلعم کی شان میں گستاخانہ لکھا تھا۔ اس کا نہایت قابل دید اور لائق شنید یہ جواب ہے جس میں بڑے بڑے فلاسفر اور عیسائی مصنفوں کی قلم سے آنحضرت صلعم کی شان اعلےٰ کا ثبوت نقل کیا گیا ہے۔ اور آریوں کے کل اعتراضات کا جواب دیا گیا ہے۔ قیمت عہ ر

تار پیڈو۔ چھوت چھات کے متعلق یہ وہ رسالہ ہے۔ جس نے پنجاب میں اس قدر مقبولیت حاصل کی ہے کہ اب تیسری دفعہ طبع کرایا گیا ہے۔ ہر مسلمان کے ہاتھ میں یہ رسالہ ہونا ضروری ہے۔ قیمت ۴ر

ویدک توحید کا آئینہ۔ دیکھنے کے قابل ہے ۲ر

ایک مسلمان کا پیغام لکھوکے کے نام قابل دید ہے۔ ۲ر

تنبیہ زباندراز۔ ایک آریہ کی سرزنش و گوشمالی۔ ۱۰ر

پیدائش عالم دیانندیوں کا عقیدہ ہے۔ کہ دنیا کا سلسلہ ازل سے چلا آیا ہے۔ اور پیدا شدہ نہیں ہے۔ اس مسئلہ پر لاجواب یہ تصنیف ہے۔ قیمت صرف ۳ر

رسالہ گوشت خوری۔ مضمون نام سے ظاہر ہے۔ ۲ر

دہرمپال کا کچا چٹھا قابل دید ہے۔ ۱ر

ملنے کا پتہ:۔ مینجر فاروق بک ایجنسی قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

(شائع کردہ اسلام پریس قادیان ضلع گورداسپور پنجاب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اقتباسات

امرتسر میں اس سوال پر (کہ آنحضرت صلعم بشر نہ تھے) آجکل خوب اشتہار بازی ہو رہی ہے۔ چنانچہ اہلحدیثوں کا ایک اشتہار نکلا۔ جس میں ایک فقرہ یہ تھا۔

"عیسائی حضرت مسیح کے حق میں بھی غلو اور غلط خیال رکھتے ہیں"

کونسا غلط خیال؟ یہ کہ حضرت مسیح بشریت سے اوپر تھے لیکن شامت اعمال سے خود مسلمان اور مسلمانوں سے بھی خود اہلحدیث کا خیال مسیح کے متعلق وہی ہے جو مسیحیوں کا ہے۔ چنانچہ اس کے متعلق پیغام صلح نے اہل حدیثوں کے سردار مولانا ثناء اللہ سے نہایت بامعنی سوال کیا ہے۔ جو یہ ہے۔

"کیا قرآن میں حضرت عیسےٰ کی زندگی کی نفی کھلے طور پر نہیں کی گئی؟ باوجود اس کے انہیں سوا دو ہزار سال سے آسمان پر زندہ مانتا کیا۔ ان کی بشریت کی نفی نہیں کرتا۔ اور اس سے عیسائیوں کے غلو اور غلط خیال کی تائید نہیں ہوتی؟"

یہ سوال لاجواب ہے۔ دیکھیں مولانا ثناء اللہ اس سے کس طرح عہدہ برآ ہوتے ہیں۔ احمدی حضرت عیسےٰ کا آسمان پر زندہ ہونا تسلیم نہیں کرتے۔ مسلمان کرتے ہیں۔ اور عیسےٰ کا صدیوں سے آسمان پر زندہ تسلیم کرنا یقیناً ان کی بشریت سے انکار کرنا ہے۔ اس پر خفی یا جلی طور پر اہلحدیثوں سے دریافت کر سکتے ہیں۔ کہ جب ایک غیر مذہب کے نبی کو بشریت سے بالاتر ہونے کا رتبہ دینے ہو۔ تو اپنے نبی کو اس سے بڑھ کر نہیں۔ تو کم از کم اس کے برابر کا درجہ کیوں نہ دو۔ اور حضرت محمدؐ کو حضرت مسیح کے برابر کا درجہ دینے کے معنی کیا ہیں؟ ان کی بشریت کا انکار کرنا۔ (پرکاش ۲۴ رجون)

لے ہند کے اسلامی اخبارو! آپس میں حملے کرنے چھوڑ دو۔ اب گھر کی خانہ جنگی کا وقت نہیں ہے اب اس جنگ کو ختم کر دو۔ اب کفر کی آندھیاں ہند میں آ رہی ہیں۔ اب ہند سے مذہب کا نام و نشان مٹانے والے تیار ہو گئے ہیں۔ اب وقت ہے۔ اب اسلام تم سے خدمت لینا چاہتا ہے۔ اے زمیندار انقلاب کارروان۔ الامان۔ ہمدرد۔ مدینہ۔ نجات۔ منادی۔ مسلم آؤٹ لک۔ مبلغ۔ ینگ مسلم۔ عصر جدید۔ نئی دنیا وغیرہ کے ایڈیٹرو! تم دنیا کو بہت کچھ سنا چکے ہو۔ اب تم خود سن لو۔ کہ تمہاری دوات کا ایک ایک لفظ تمہارے اخبار کے تمام کاغذ پر سوائے اشاعت اسلام کے اور کچھ نہ ہونا چاہیئے۔ اسلامی ماہوار اور ہفتہ وار اخبارو! تم بھی سن لو۔ اور آپس میں پورے طور سے منظم ہو کر کفر کا مقابلہ کرو۔" (مبلغ ۹/۱۲ جون)

پیشوا کی گذشتہ اشاعت میں "مولانا ظفر علی خان کی سیاسی ہچکی" کے عنوان سے جو شذرہ شائع ہوا تھا۔ اس نے زمیندار کے بباطن نقاب پوش، اور میز ایڈیٹر اور بظاہر اندھے اور بھاڑے کے ٹٹو ایڈیٹر کے لئے غلغل ریزی کا کام دیا جس کو سنتے ہی جاپانی کھلونے کی طرح یہ بندہ زر جس کی نہ کوئی پالیسی ہے۔ اور نہ جس کا کوئی ضمیر ہے۔ ناچنے لگا۔ اور عالم بدحواسی میں ۱۲ ارمئی کے زمیندار میں پورے دو کالموں میں مجھ کو گالیاں دیکر اپنی بداصلی کو ظاہر کیا۔ ان گالیوں کو میں عطائے تو بلقائے تو کہکر شکریہ کے ساتھ واپس کرتا ہوں کہ اس کا جواب میرے پاس نہیں ہے۔ اور ایسی غلاظت اچھالنی زمیندار کو مبارک ہو۔

میرے گذشتہ شذرہ کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

(۱) ظفر علی خان صاحب کا ایک خط انقلاب نے اس زمانہ کا شائع کیا ہے۔ جو انہوں نے پنجاب کے ایک "سر" کو ترحم کے واسطے لکھا تھا۔ اور جس سے ان کی قوم پرستی کا بھانڈا پھوٹتا ہے۔

(۲) ظفر علی خان صاحب کے خلاف ایک کتاب "پولیٹیکل گرگٹ" شائع ہوئی ہے۔

(۳) ظفر علی خان صاحب نے سکھر کی تبلیغ کانفرنس میں حصول آزادی تک تبلیغ کے کام کو روکنے کا ابلیسانہ مشورہ دیا۔

(۴) ظفر علی خان صاحب ہندوؤں سے شریفانہ مقابلہ ہوئے بغیر سائمن کمیشن کے بائیکاٹ کے حامی ہیں۔

(۵) چونکہ ظفر علی خان ایک مرتبہ امتحان میں ثابت قدم نہیں نکلے۔ اس لئے آئندہ ان پر بھروسہ نہیں کیا جا سکتا۔

(۶) ظفر علی خان صاحب کی حمایت آریہ پبلیسٹی کر رہا ہے۔

(۷) ظفر علی خان صاحب پر سیٹھ برلا سے روپیہ وصول کرنے کا الزام ہے۔

ان ساتوں الزامات میں سے ایک کا بھی جواب زمیندار کے نقاب پوش ایڈیٹر نے نہیں دیا۔ اور بجائے معقولیت سے جواب دینے کے "اندھے کی دادنہ فریاد اندھا مار بیٹھے گا" والی ضرب المثل پر عمل کرنا شروع کیا۔

میں گالیوں سے قطع نظر کر کے ظفر علی کی ذریات کو چیلنج دیتا ہوں۔ کہ کیا وہ ان ساتوں الزامات کے جوابات دینے کے لئے تیار ہے؟

اندھے اور نقاب پوش۔ اصلی اور فرضی ایڈیٹر کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ وہ "کہار بچہ" جس کو "حضرت ظفر الملت والدین" لکھا جاتا ہے۔ دہلی کے وہابیوں سے رشوت لینے کا بھانڈا پھوٹتے ہی میرے مقابلہ سے فرار ہو چکا ہے اور اب میں ان کرایہ کے ٹٹوؤں۔ اندھوں۔ لنگڑوں اور لولوں سے کیا بات کروں۔ جن کے آقایان ولی نعمت میں اتنی بھی جرأت نہیں کہ وہ خود ڈکلریشن دیکر مردانہ وار مصائب برداشت کرنے کے لئے اور جو کچھ زمیندار میں شائع ہوتا ہے۔ اس کی جواب دہی کے لئے تیار ہوں۔ آخر یہ کہاں کی ایمانداری ہے۔ کہ پھولوں کے ہار پہننے کے لئے تو ظفر علی ایڈیٹر ہیں۔ اور جیل خانہ جانے کے لئے بھاڑے کا ٹٹو۔ ہتھکڑیاں پہننے کے لئے کرایہ کے آدمی پیش کر دیئے جائیں۔ اس نام نہاد ایڈیٹر کو جس کی حیثیت اس سے زیادہ کچھ نہیں کہ دس کے پندرہ اگر آج میں دوں۔ تو یہ میرے لئے صدقہ کا بکرا بن جائے۔ میں کسی جواب کا مستحق نہیں سمجھتا۔ (پیشوا)

ناظرین فاروق سے التماس آپ جسطرح ہو کم از کم دو دو خریدار فاروق کیلئے مہیا کر کے امداد فاروق کا ثواب حاصل کریں۔ اور فاروق کو دوبارہ بند ہونے سے بچائیں۔ (مینجر)